فیس بک ڈاٹ کام
فائزہ جبیں

آج کے زمانے میں سب سے مشکل کام رشتہ ڈھونڈنا ہے۔پہلے زمانے میں تو لڑکیوں کے لیے رشتے ڈھونڈنا مشکل تھے۔میرے بیٹے کی باری آئی تو سارے

شہر میں لڑکیوں کا ہی کال پڑ گیا۔ٹھیک ہۓ چندِ آفتاب ، چندِ ماہتاب نہ سہی ، مگر اب ایسا بھی نہیں کہ بجھے ہوئے چراغ گھر میں لا سجاؤں۔

کوئی چمک دمک صورت کی۔

کوئی جوت سگھڑاپے کی۔

کوئی جگ مگ سیرت کی۔

آخر ایک اکلوتا میرا علی مہران۔۔۔نہ اس کا کوئی بھائی ، نہ بہن ، سیدھا سادا ، معصوم ، خوبرو ، فرماں بردار ، نیک سیرت ، اسکول ، کالج ،

یونیورسٹی میں بیسیوں لڑکیاں ساتھ پڑھتی تھیں مگر مجال ہے جو کہیں آنکھ لڑائی یا وفا لٹائی ہو۔

میاں صاحب کہنے لگے۔

" بیٹے سے پوچھ لو ، ہو سکتا ہے کوئی نظر میں ، دل میں بسا رکھی ہو۔"

لو بھلا۔۔۔یہ بھی کیسے ممکن ہو؟نہ کہیں رشتے داروں میں آنا ، نا دوستوں میں جانا ، ایسی خرافات میں پڑنے والا نہیں تھا وہ۔۔۔۔بس ایک ہی شوق

بچپن سے رہا، کمپیوٹر اور بس کمپیوٹر ، کھانا پینا ، اٹھنا بیٹھنا سب اسی کے ساتھ۔

کھانے میں سب سے زیادہ سینڈوچز پسند ہیں ، کیوں؟

کیونکہ ایک ہاتھ سے کھائے جاتے ہیں ، تردد نہیں کرنا پڑتا ، کھاتے جاؤ اور انگلیاں کی بورڈ پر چلاتے جاؤ ، ہمہ وقت بڑی نفیس سی ٹپ ٹپ۔

اب ایسے فرشتہ صفت بچے کے لیے بیوی بھی تو ویسی ہی ہونی چاہئیے نا؟

آس پڑوس ، رشتے داروں میں بھی کہیں بات بنتی نظر نہ آئی۔۔کچھ نے علی کو گودوں کھلایا اور کچھ کو علی نے۔۔اب باجیوں یا ننھی چوچیوں کو

اٹھا کر سیج پر بٹھا دوں۔۔نہ بھئی ، منہ بولے رشتوں میں بھی ایسا گھپلا مجھ سے نہیں ہوتا۔

اب لے دے کر ایک ہی ترکیب نکلی ہے۔

بجیا کی نند کی بیٹی کی شادی۔۔پہلے تو جانے کا کوئی ارادہ نا تھا۔۔اب سوچتی ہوں چلی ہی چلوں ، کیا معلوم ؟کوئی بھولی صورت نظر آ ئے

اور من کی مراد پوری ہو جائے۔

☆☆☆

نہ جانے آج کل کی لڑکیوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟

پہننا ، اوڑھنا ، بننا سنورنا ، آتا ہی نہیں۔۔اب بجیا کی جٹھانی کی بیٹی کو ہی دیکھ لیں۔این سی اے میں پڑھتی ہے۔۔کہتے ہیں طلبہ و اساتذہ میں

یکساں مقبول ہے ، مگر مجھے تو کچھ ہونق سی لگی۔۔جو قمیض پہنی وہ ٹخنوں کو چھو رہی تھی اور دوپٹے کی بکل یوں ماری تھی جس طرح ایوب

کھوسہ کسی زمانے میں اپنی گرم چادر اوڑھا کرتے تھے۔بڑی بڑی جٹائیں ماتھے ، ٹھوڑی اور کندھوں کو چھو رہی تھیں۔

ایک اور کزن نے اپنی بیٹی کو دعا سلام کی غرض سے بلایا۔۔وہ وہ بے چاری نازک اندام۔۔دھان پان سی۔۔چھوٹے سے چہرے پہ سیاہ فریم کا

بڑا سا چشمہ۔۔"میں عبدالقادر ہوں" کے عبدالقادر جیسا۔۔

پھپھو کی نواسی سے ملاقات ہوئی۔۔میں نے کندھے پہ تھپکی دینے کو ہاتھ اٹھایا۔وہ مصافحہ لینے کے لیے ہاتھ ہوا میں لہراتی رہ گئی۔۔بچی کو

شرمندگی سے بچانے کے لیے میں نے جھٹ جوابی مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تو وہ محترمہ رکوع میں چلی گئیں ، تھپکی لینے کے لیے۔۔لا۔۔حول ولا۔۔

بھئی ادب و آداب ، میل ملاقات کا بھی تو کوئی طریقہ سلیقہ ہو نا۔۔

دو چار اور بھی دیکھیں جو زیور لتے پہنے اپنی عمر سے بڑی ہی لگیں۔نہ بھئی۔۔ایک ، آدھ بچے کے بعد علی کی بیوی کم ، خالہ زیادہ لگنے لگیں گی۔

"یا اللہ ! کوئی تو چھوئی موئی سی لڑکی سامنے آئے۔۔جس پر آنکھ اور دل دونوں ٹھہر جائیں۔"میں نے بہت دل سے دعا مانگی تھی اور شاید
وہ گھڑی قبولیت کی ہی تھی۔

☆☆☆

"بجیا ! یہ لڑکی بھلا کون ہے؟"

بلا مبالغہ میں نے اس لڑکی کو کوئی تیسری بار دیکھا تھا اور تینوں ہی مرتبہ وہ مجھے میرے پسندیدہ رنگوں کے ملبوسات میں دکھائی دی تھی۔

پہلی بار مہندی پر۔۔۔شوخ بھڑکیلے رنگوں کے بجائے سیاہ رنگ کے لباس میں۔۔۔

میں فون پر علی کو کھانے پینے کے بارے میں سخت قسم کی ہدایات دے کر پلٹی تو اچانک ہی اس لڑکی سے ٹکرا گئی تھی۔اس کا پاؤں میرے

پاؤں تلے آ گیا تھا۔

وہ بے چاری سسکاری سی لے کر قریبی صوفے پر گری اور فوراً ہی جوتا اتار کر اپنے پیر کا جائزہ لینے لگی۔

سفید کبوتروں جیسے پیر سیاہ ڈوریوں والے سینڈل میں مقید تھے ، میری نظر ٹھہر سی گئی۔

خوب صورت اور خاص طور پر صاف ستھرے ہاتھ پاؤں میری کمزوری تھے۔

زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تھی ، مگر ازراہ مروت ہی میں نے معذرت کرنا چاہی ، تو اس نے بڑے سبھاؤ سے مجھے خاموش کرا دیا۔

"ارے نہیں۔۔۔بالکل چوٹ نہیں آئی ، ویسے بھی رش زیادہ ہے ، مجھے خیال کرنا چاہیئے تھا۔"وہ مسکراتی ہوئی اٹھ گئی تھی۔

دوسری ملاقات بارات والے دن ہوئی۔

سب انتظام ہال میں تھا ، مگر بارات کے آنے پر جو افراتفری سی پھیلتی ہے ، وہ یہاں بھی دکھائی دے رہی تھی۔باراتیوں کے استقبال کے لیے بیشتر

کرسیاں خالی ہو گئی تھیں۔میں نے اکتا کر یوں ہی اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی ، تب وہ گلابی رنگ کے چوڑی دار پاجامے اور فراک میں ملبوس قریبی

نشست پر بیٹھی نظر آئی۔

بہت ہلکی سے جیولری اور برائے نام میک اپ۔۔۔آنکھوں پر سیاہ لائنر اور پلکوں پہ مسکارا البتہ نمایاں تھا۔مجھے اس کی یہ ادا بھی اچھی لگی ،

کیونکہ اب تک میک اپ میں آنکھوں کی سجاوٹ کو خاصا وقت دیتی ہوں۔

مجھ سے نظریں چار ہوئیں تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر فوراً مجھ تک آئی۔دعا سلام ہوئی ، تب ہی میزبان اور باراتی ہال میں داخل ہوئے۔زیادہ بات

چیت تو نہ ہوئی ، مگر اس کا سلجھا ہوا رکھ رکھاؤ والا انداز دل میں جگہ کر گیا۔

اور آج تیسرا دن تھا کہ پستئ رنگ کے لباس میں وہ روشنی سی بن کر سامنے کی سیڑھیوں سے اتری اور ولیمہ میں آئے مہمانوں میں کہیں کھو

سی گئی۔

اور میں بجیا سے پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"میری نند کی کزن کی بیٹی ہے حوریہ۔"بجیا نے بتایا۔

اور پھر کھانے کے دوران میں دانستہ اس لڑکی کی تلاش میں کھانے کہ پلیٹ لیے گھومتی رہی اور جب نظر آئی تو سکون کا سانس لیا۔

سلاد اور ذرا سے چاول۔۔۔پلیٹ میں ڈالے۔۔۔وہ پیپسی کا گھونٹ لے رہی تھی۔

بہت زیادہ کھانے والی پیٹو لڑکیاں مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتیں۔

میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا اور بجیا کو حوریہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا کہتے ہوئے میاں جانی کو فون کھڑکا دیا۔

"لگتا ہے۔۔۔بات بننے والی ہے۔۔۔میں لڑکی کے گھر سے ہو آؤں۔۔۔پھر آپ کو بتاؤں گی۔"

میں نے بجیا کی طرف چند روز قیام کا ارادہ کیا اور ایک روز بنا بتائے ہی حوریہ کے گھر جا دھمکی۔ماضی میں وہ محترمہ بھی غالباً میرے ہی قبیل سے تعلق رکھتی ہوں گی ، جو بہو کی کھوج میں گھر گھر جا کر کوڑا جمع کرتی رہیں۔اب اس زمانے میں ، جمعدار کا بہروپ تو بھرنے سے رہی ، بس ان کے گھر کے قریب گاڑی خراب ہونے کا بہانہ ہی کافی تھا۔

بجیا کو ساتھ لے کر گئی تھی کہ ان ہی سے جان پہچان تھی ان کی۔۔۔جوں ہی گھر میں داخل ہوئے۔پرتپاک انداز میں استقبال ہوا۔ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔پزیرائی کسے اچھی نہیں لگتی۔میں دل ہی دل میں خوش ، مطمئن بڑی تسلی سے بیٹھ رہی ، بس ابھی چند امتحان اور باقی تھے۔۔۔

پھر۔۔۔

ے بھی تو ، مینا بھی تو ، ساقی بھی تُو ، محفل

بھی تُو

سادگی سے سجا ہوا گھر تھا۔آرائش پر بہت زیادہ خرچ نہیں کیا گیا تھا۔سبز بیلوں اور رنگ برنگے پھولوں سے ہر سونی دیوار اور ستون

کو آباد کیا گیا تھا۔ڈرائنگ روم میں کین اور بمبو کا فرنیچر ، ہر دور کے فیشن میں اِن۔

حوریہ کی امی کسی اسکول میں پڑھاتی تھیں۔والد صاحب کالج میں لیکچرار۔۔۔حوریہ چائے لے کر آئی تو براؤن رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھی۔ایک بار پھر میرا پسندیدہ رنگ۔

"اُف خدایا ! اس لڑکی کو جانے کیسے یہ خبر ہو گئی کہ میں براؤن رنگ پہ مرتی ہوں۔"وہ چائے لینے گئی تو میں نے بجیا کے کان میں سرگوشی کی۔چائے کے ساتھ جو لوازمات آئے انھیں دیکھ کر میں تو میں ، خود بجیا کا بھی حیرت سے منہ کھل گیا۔

میکرونیز کا باؤل۔۔۔کباب۔۔۔کیک۔۔۔تینوں چیزیں ہوم میڈ۔

خود میرے گھر میں اچانک آ جانے والے مہمانوں کی تواضع ان ہی لوازمات سے کی جاتی ہے۔اور وہ بھی میرے اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی۔

بازاری چیزوں سے میں سخت الرجک ہوں ، ہمیشہ گھریلو پکوان قابلِ ترجیح ، ہینگ لگے نہ پھٹکری ، رنگ بھی چوکھا آئے ، میں جھوم جھوم گئی۔

تھا جس کا انتظار۔۔۔۔

☆☆☆

دنیا میں سب سے مشکل کام۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں رشتہ ڈھونڈنا کہاں؟

جوڑے تو آسمانوں پر طے ہوتے ہیں ، جب وقت اور نصیب میں ہو ، مل ہی جاتے ہیں۔

دنیا کا سب سے مشکل کام تو بری بنانا ہے۔وہ بھی تب ، جب بیٹا۔۔۔اکلوتا ہو ، کون سا
ارمان رکھوں؟کون سا پورا کروں۔

علی بے چارے نے تو دوسری شاپنگ میں ہی ہاتھ کھڑے کر دیے۔

"جس نے استعمال کرنا ہے ، وہ ہی خوار ہو۔۔۔میں لیڈیز شاپنگ نہیں کر سکتا۔"

میرے بھی من میں آئی ، تو باپ ، بیٹے دونوں کا اے ٹی ایم اڑا کر لاہور پہنچ گئی۔حوریہ
تو حوریہ۔۔۔علی مہران کی شاپنگ بھی ہم
ساس ، بہو نے مل کر کر ڈالی۔۔۔ایک ایک چیز کی سو بار جانچ پرکھ کی ، تب خریدی۔

میں نہیں چاہتی تھی ، حوریہ کسی بھی طرح کسی سے کم دکھائی دے ، آخر کو سو فیصد میری
رضا اور منشا کے مطابق یہ انتخاب
ہوا تھا۔

علی نے تو تصویر تک دیکھنے کی فرمائش نہیں کی تھی۔

ایک روز ذرا میں نے بات چھیڑی بھی تو مسکرا کر سر جھکا لیا۔شرمیلا بھی تو بہت ہے نا ،
آرام سے کہ دیا۔

"اب ایک بار ہی دیکھوں گا ، آپ کی پسند ہر اعتبار ہے مجھے۔"

لو جی ، غبارے میں کچھ اور ہوا بھر گئی ، میں مزید مستعد۔

"آج کل کے زمانے میں ایسا سعادت مند بیٹا۔۔۔خیر میں نے بھی کوئی کمی نہیں چھوڑی ،
چاند ، سورج کی جوڑی نا کہلائے تو میرا
نام بدل دیجیے گا۔"

میں فخریہ اپنے شوہر سے کہ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

مایوں ، مہندی ، بارات۔۔۔لیجیے سارا کھیل بس یہیں تک۔ساری بھاگ دوڑ ختم ، دلہن گھر
آ گئی ، من کی مراد پوری ہوئی ، میاں نے
سراہا ، رشتہ داروں نے ستائش کی ، سب انتظام بخیر و خوبی اپنے انجام کو پہنچا۔

لڑکے بالے ابھی تک دولہا ، کو گھیرے بیٹھے تھے۔لڑکیوں کا جوش و خروش دیدنی ، سب
رسمیں ہو گئیں۔آخر میں نے ہی زبردستی
سب کو اٹھا کر خواب گاہوں کہ راہ دکھائی ، حوریہ کو اس کے کمرے تک پہنچایا۔سرخ
گلاب سے سجا بیڈ روم ، اپنے کمرے کی آرائش و
سجاوٹ ،سب علی مہران نے خود کروائی تھی۔ہم لوگوں نے تب ہی دیکھا ، جب حوریہ نے
کمرے میں قدم دھرا۔

میرا بیٹا اتنا رومانٹک ، مجھے قطعاً اندازہ نہیں تھا۔

کمرے کے چاروں کونوں میں شمع دان۔۔۔مسہری چنبیلی اور گلاب کی خوشبو سے مہکی
ہوئی۔۔۔دیواریں گلاب کی لڑیوں سے آراستہ۔۔۔

حوریہ کو بیڈ پر بٹھا کر پھر میں نے زیادہ دیر رکنا مناسب نہیں سمجھا ، ویسے بھی مہران
صاحب بیڈ روم میں جلد آنے کا اشارہ دے گئے
تھے ، مجھے سوچ کر ہنسی آنے لگی۔

"ہاں بھئی ، باپ اتنا رومانٹک ہے تو بیٹا بھی دو ہاتھ آگے ہی ہو گا۔"

کمرے میں آتے ہی مجھے یاد آیا، حوریہ کی منہ دکھائی کا نیکلس تو اب میں نے علی مہران کو دیا ہی نہیں، زیورات کے ساتھ علی مہران نے وہ ڈبہ بھی مجھے ہی تھما دیا تھا۔

"بہت ہی بھولا بیٹا ہے آپ کا۔۔۔اتنا اہم کام بھی یاد نہیں۔"میں نے مہران صاحب کو جتایا۔عجلت میں وہ ڈبہ نکالا اور علی مہران کے بیڈ روم کی طرف لپکی۔

علی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے نظر آیا۔جتنی دیر میں، میں نے پکارنا چاہا وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔

"یاہو۔۔۔"نعرہ مستانہ کمرے سے بلند ہوا اور ہوا کے دوش پہ لہراتا میرے کانوں تک پہنچا۔

"فیس بک۔۔۔زندہ باد۔"

"ہائیں۔۔۔"میں ذرا سا ٹھٹھکی۔

"یہ علی مہران کو کیا ہوا؟"

"اچھا۔۔اچھا۔۔فیس بک یعنی کتابی چہرہ۔۔۔چلو شکر ہے۔۔۔علی مہران کو حوریہ پسند تو آ گئی، لیکن بھئی، اتنے نعرے بازی کی بھلا کیا ضرورت ہے؟بس یہ آج کی نسل بھی نا؟اب ایسے وقت میں خوامخواہ دروازہ بجا کر انھیں ڈسٹرب کیا کرنا، واپس ہی چلنا چاہئے۔"

ہے جوش گل بہار میں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اوہ میرے خدا! کس جتن سے یہ دن آیا ہے، جی چاہتا ہے ہواؤں میں اڑوں، آسمان کو چھو لوں، یا پھر دو چار جستوں میں سمند ہی پھلانگ جاؤں، حوریہ سے دوستی کو ایک سال بیت گیا تھا۔فیس بک پر فرینڈ شپ ہوئی، بعد میں معلوم ہوا، دور پرے کی رشتہ دار بھی لگتی ہے، لیجیے کام آسان ہو گیا، اس دور پرے کو قریب ترین میں بدل دینے کی خواہش دل میں ہمکنے لگی۔

ان ہی دنوں ماما میرے رشتے کی کھوج میں نکل پڑیں۔کبھی کسی زمانے میں، شاید بچپن میں کسی بھلے انسان نے پوچھا تھا۔

"کیسی دلہن لاؤ گے؟"

میں فٹ بولا تھا۔۔۔"ماما جیسی۔"

اور ماما نے گرہ باندھ لی یہ بات، ایسی پکی، مضبوط گرہ، کہ وقت آنے پر ہی کھلی، اور میں منہ ہی دیکھتا رہ گیا۔

"فلاں لڑکی منہ پھاڑ پھاڑ کر ہنستی ہے۔"

"فلاں کے ہاتھ میں ذائقہ نہیں، ابلی ہوئی گوبھی لا کر سامنے رکھ دی۔"

ایسی پرفیکشنسٹ میری ماما۔۔۔بات بنے تو بنے کیسے؟

میں کیا جانوں کہ حوریہ کھانا کیسا بناتی ہے؟

مجھے کیا خبر کہ حوریہ کو پہننا اوڑھنا آتا ہے کہ نہیں؟

طریقہ سلیقہ کتنا ہے میری جانے بلا۔۔۔مجھے تو بس اتنی خبر تھی کہ حوریہ کی سوچ ، اس کے خیال ، اس کے معیار ، اس کا ذہن ، مجھ سے ہم آہنگ ہے۔

تو پھر؟

"بابا ! " اتنے بڑے بڑے کوئسچن مارک۔۔۔کہ بابا کو پکارے بنا نہیں رہ سکا۔

اور بابا۔۔۔دی گریٹ۔۔۔

"مہندی پر بلیک سوٹ۔۔۔"بابا کا حکم ہوا۔

"کیا؟" حوریہ چیخی۔

"وہ تو ولیمہ۔۔۔"

"نہیں۔۔۔صرف مہندی پر۔"

"شادی پر پنک۔۔۔"

"پنک سوٹ؟لیکن کہاں سے؟میرا تو کوئی سوٹ پنک نہیں ، اچھا رکو ، ٹھہرو ، خولہ ، خولہ ، تمھارا پنک سوٹ۔۔۔"

اور پھر جو جو پپا نے کہا ، وہ ، وہ ہم نے کیا اور آج اپنی محبت کو پا لینے کا نشہ بھی چکھ لیا۔

لیکن مجھے حیرت ہوئی تھی۔

"بابا ! آپ مما کو اتنا جانتے ہیں؟" ایک روز کھانے کی میز پر میں نے یوں ہی پوچھ ڈالا۔

"ہمارے پاس کوئی اور چوائس نہیں بیٹے۔۔۔ہم نے اسی فیس بک کو پڑھنے میں ایک عمر گزاری ہے۔"

"ہائیں۔۔۔فیس بک؟" ماما سالن کا ڈونگا رکھتے ہوئے چونکیں۔

"فیس بک کیا بلا بھئی۔۔۔آپ دونوں باپ ، بیٹے اسی پہ فدا ہو گئے؟اس روز علی بھی۔۔۔"

مما جانے کیا کہ رہی تھیں۔حوریہ تو سٹپٹا کر کھڑی ہی ہو گئی۔

"مما ! آپ بیٹھیے نا ، کھانا میں سرو کرتی ہوں۔"

وہ ان کے ہاتھوں سے ڈونگا لینے لگی تھی۔

اس کی بوکھلاہٹ پر مما حیران ، جبکہ میں اور بابا کھل کر مسکرا دیے تھے۔۔۔